# Millennia2015, An action plan for women's empowerment

## Foresight research process and international conference organized by The Destree Institute and the Millennia2025 Women & Innovation Foundation with the patronage of the UNESCO at its Headquarters, Paris, 03-06 December 2012

**Urdu Translation by: Bilquis Tahira & Zubaida Hussain of Shirakat – Partnership for Development**
**www.shirakat.org   shirakat.kar@gmail.com**

**Pakistan**

# میلینیم ۲۰۱۵ کا تصوراتی خاکہ

## عورتوں کو با اختیار بنانے کا لائحہ عمل

**دور اندیشی نا ممکن چیز نہیں اور نہ ہی یہ نظر کا دھوکا ہے۔ یہ مستقبل کے لئے خواہش کی ایک تصویر ہے جسے جامع الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ۲۰۱۵ ویژن کی بنیاد اس تھنک ٹینک کی سینکڑوں مستقبل کی خواہشات پر رکھی گئی ہے جس نے ستمبر سے دسمبر ۲۰۱۲ تک سات بڑے عالمی مسائل کو سامنے رکھ کر سوچ بچار کی اور مستقبل کے خواب دیکھے۔ دوسرے مرحلے پر اس ویژن میں میلینیم ۲۰۱۵ نے حصہ ڈالا، جو یونیسکو ہیڈ کوارٹر پیرس میں، ۳ اور ۴ دسمبر ۲۰۱۲ کو بین الاقوامی کانفرنس کے لئے اکٹھی ہوئی تھی۔ تمام خیالات اور خواہشات کو اکٹھا کر کے پیش کیا گیا، اس پر سب کی تائید حاصل کی گئی اور پھر اسے میلینیم ۲۰۱۵ کے نیٹ ورک کو بھیجا گیا۔ یہ ویژن متحرک ویژن ہے، لائحہ عمل اسے ممکن بنائیں گے۔ ہر جغرافیائی علاقہ یا براعظم اس ویژن کو اپنے حالات کے تناظر میں ڈھال سکتے ہیں۔ تمام عمل ہر علاقے کی ضروریات کے پس منظر میں اور ان کی ضروریات کے مطابق ہو گا۔**

### ۱۔ تعارف

مرد اور عورتیں یکجہتی کے ساتھ مستقبل بہتر بنانے کے لئے مل جل کر جدوجہد کرتے ہیں۔ ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے کہ ہم ماضی کے طریقوں پر چل کر اپنا مستقبل بہتر بنائیں۔ معاشرہ اور خاص طور پر مرد عورتوں اور لڑکیوں کو روایتی نظر سے ہی دیکھتے ہیں۔ دنیا میں عورتوں کے جسمانی تعلقات کئی طرح کے ہو سکتے ہیں، مردوں کے ساتھ اور آپس میں بھی۔ کئی عورتیں تیسری جنس سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے بچے ہونا یا نہ ہونا ان کا نجی معاملہ ہے۔ دنیا میں ہر عورت کا اپنے جسم پر اختیار ہے۔ چاہے وہ ماں ہو یا نہ ہوں عورتوں میں ثقافت، علم، یکجہتی اور عالمگیر اقدار کو اگلی نسل کو منتقل کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ بہت سی عورتیں اور بچیاں بچپن سے اپنے خاندان کا خواب دیکھتی ہیں جس میں پائیداری اور ہم آہنگی ہو۔ وہ اپنے بچوں کو تعلیم مہیا کرنے اور ان کی صحت کے تحفظ

کے بارے میں سوچتی ہیں۔ معاشی حیثیت بہتر بنانے کے بارے میں اور مالی معاملات کے انتظام کے بارے میں بھی سوچتی ہیں، تاکہ زندگی آسان اور بہتر ہو سکے۔ عورتیں اور بچیاں بہت بہادر اور مضبوط ہوتی ہیں اور کئی زندگیوں کو کامیابی سے چلاتی ہیں، چاہے کیسی بھی مشکلات ہوں، چاہے جسمانی معذوری ہی کیوں نہ ہو۔ مسائل موجود ہیں تاہم عورتوں کو انسانیت کی ابتدا سے ہی سمجھا نہیں گیا۔ ایسا نہ صرف ان کی زندگی بخشنے کی صلاحیت کی وجہ سے ہے بلکہ ان کی گوناگوں صفات کی وجہ سے بھی ہے، جس میں ان کی آفاقی خوبصورتی، لامحدود تخلیقی دانش اور نہ ختم ہونے والی طاقت اور قوت شامل ہے۔ یہ صورت حال معذور عورتوں اور بوڑھی عورتوں کے لئے زیادہ مشکل ہے۔ میلینیا ۲۰۱۵ کے تصوارتی خاکے میں ہر ایک کے لئے جگہ ہے۔ روایات، تفریق اور تشدد ہر ایک کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ہمارا یہ عزم ہے کہ ان تمام تفریقات کو ختم کر کے ایک نیا اور روشن مستقبل تخلیق کریں۔

غربت کا بچوں کی تعداد یا صنف سے کوئی تعلق نہیں، یہ تو بھوک سے روتا ہوا پیٹ ہے۔ ہر بھوکے اور پیاسے بچے کے پیچھے ایک غریب بھوکی اور پیاسی ماں کھڑی ہے۔ عورتوں نے ہمیشہ زندگی کی جدوجہد میں اپنا حصہ ڈالا ہے، کشمکش اور تنازعات کے دوران مصالحت کے لئے، روشن مستقبل اور امن وامان کے لئے۔ عورتوں کی تعلیم تک رسائی، صحت کے متعلق حقوق پر اختیار، مالی انتظام، فیصلہ سازی اور اعلا سطح کی سیاسی شمولیت، ترقی اور امن کے لئے اہم اشارے ہیں۔ تاہم صدیوں سے ان گنت عورتیں اور بچیاں نفسیاتی، اخلاقی، جسمانی اور جنسی تشدد سہتی رہی ہیں۔ دنیا کے کئی علاقوں میں عورتوں اور بچیوں کو ان کی صنف کی وجہ سے قتل کر دیا جاتا ہے۔ بچیوں کی صنف معلوم ہو جانے پر حمل گرا دیے جاتے ہیں، اور بچیاں جنسی تشدد سے بھی ہلاک ہو جاتی ہیں۔ بیوپار یا سمگلنگ کے لئے اغوا، حقوق سے محرومی، تعلیم سے انکار، خواتین کے جنسی اعضا کو کاٹنا، شادی شدہ عورتوں کو گھر میں بند رکھنا، سنگسار کرنا، جلدی اور زبردستی شادیاں، نہ چاہتے ہوئے بچے پیدا کرنا، غیر محفوظ عورتوں اور بیوائوں سے تعصب اور سماجی علیحدگی کے رویے کی بدولت بھی بہت سی عورتیں تکلیف اٹھاتی رہی ہیں۔ اسقاط حمل کے

ذریعے عورتوں کے حقوق کا استحصال کیا جاتا رہا ہے۔ یہ رویے جہالت اور ان عوامل کے وجود سے انکار کی وجہ سے مستقل ہو جاتے ہیں۔ جنگ کی صورت حال اور مقامی تنازعات کے دوران عورتوں کو ان کے خاندان کے سامنے تشدد اور زنا بالجبر کا نشانہ بنایا جاتا ہے، یا قتل کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے ولے قتل عام میں ملوث باقاعدہ فوجی یا ملیشیا کے مرد اور لڑکے ہوتے ہیں۔ بہت سی عورتیں اور بچیاں ایسے معاشرتی گروہوں میں تقریباً غلامی کی زندگی گزار رہی ہیں جو کہ انہیں تعلیم، صحت اور معاشی ترقی سے محروم رکھتے ہیں۔ بہت سی عورتیں جسمانی آزادی سے محروم ہیں اور ان کو جنس کے متعلق تعلیم، خاندانی منصوبہ بندی میں استعمال ہونے والی ادویات اور جدید طبی طریقے سے اسقاط حمل کے طریقہ کار کی معلومات تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ حتی کہ جنسی زیادتی کا شکار ہونے والی عورتوں کو بھی۔ ان ملکوں میں بھی جہاں جمہوریت کا بول بالا ہے، عورتوں کو غیر یقینی صورت حال کا سامنا ہے۔ وہ غیر مساوی تنخواہوں، سیاست اور معیشت میں محدود سطح پر فیصلہ سازی، بڑے عہدوں پر تقرری سے انکار، تشدد اور انسانی حقوق پر عمل درآمد نہ ہونے کے مسائل کا شکار ہیں۔ یوں ان گنت عورتیں کمتر حیثیت میں جی رہی ہیں۔ ان کا مستقبل محدود کر دیا گیا ہے۔ عورتوں کو دو طبقوں کے درمیان ایک پل بنانا ہے۔ وہ طبقہ جسے اپنے حقوق تک رسائی حاصل ہے اور وہ جس کے حقوق کا استحصال کیا جا رہا ہے تا کہ یک جہتی کا عمل پختہ ہو سکے اور سب کی انسانی حقوق تک پہنچ ہو۔

اس تمام صورت حال کے باوجود عورتوں میں ہمہ وقت ایک مضبوط ارادہ اور ہمت موجود ہے جو انہیں عمل پر اکساتی ہے۔ عورتیں اور بچیاں خود کو صرف جبر و تشدد کا شکار ہی نہیں سمجھتیں بلکہ وہ اپنے خاندان اور بچوں کی بقا اور معاشرے کی ترقی کے لئے ذمہ داریوں کو قبول کر کے آگے بڑھ رہی ہیں۔ عورتیں بہت مضبوط ہیں اور وہ اپنی بات واضح الفاظ میں بیان بھی کر سکتی ہیں۔ وہ مل جل کر تخلیقی نیٹ ورکس سے ہمت کشید کرتے ہوئے پائیدار یک جہتی سے کام کرتی ہیں۔ بہناپا ان کے دلوں میں بستا ہے، وہ بہناپا جس سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، جو ہمت بندھاتا ہے، جو سکھاتا ہے اور جو صلاحیتوں میں اضافہ کرتا ہے۔ ان کے دلوں کو ایسی قابل احترام

عورتوں کے کردار سے تحریک ملتی ہے، جنہوں نے انسانی حقوق، سائنسی، ثقافتی، سیاسی اور معاشی ترقی کے لئے راستے کھولے ہیں۔ عورتیں برابری، اپنے اختیار اور معلومات تک رسائی، علاوہ ازیں معلومات سب تک پہنچانے کے لئے کام کرتی ہیں۔ وہ دو طرح کے گروہوں کے درمیان رابطہ کاری کا فرض انجام دیتی ہیں۔ ایک وہ جن کی اپنے حقوق تک رسائی ہے اور وہ جو زیادتی یا استحصال کا شکار ہیں۔ باہمی یکجہتی کو مضبوط بنانے اور تمام لوگوں کی انسانی حقوق تک رسائی یقینی بنانے کے لئے وہ کبھی یہ کوشش ترک نہیں کریں گی۔ عورتیں اپنا علم و ہنر، سائنس اور تکنیکی ہنر جن کی بنا پر ان کے علاقوں میں ترقی ہوئی ہے، دوسروں میں منتقل کر رہی ہیں۔ یہ عورتیں ہی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اپنے ممالک میں بین الاقوامی قوانین جیسے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد ۱۳۲۵ پر عمل درآمد کے لئے کام شروع کیا۔ عورتیں کبھی اپنے حقوق سے جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹیں۔

ہم اپنے سیارے کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں، جس میں توانائی کی کمی، ترقی کی سست رفتار، عدم تحفظ اور بے امنی جیسے مسائل ہیں۔ صنفی مساوات، عورتوں کو بااختیار بنانا اور تعلیم بین الاقوامی ایجنڈا کا حصہ ہیں۔ ہمیں اکٹھے کام کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ ہم نئی نسل کو اس نئی انقلابی فکر پر کام کرنے کے لئے مائل کر سکیں۔

## ۲۔ ۲۰۲۵ میں عورتوں کی اقدار: آئیں ہم مستقبل میں جھانکیں۔

۲۰۲۵ میں عورتوں اور مردوں کے درمیان صنفی مساوات کی اقدار جڑ پکڑ چکی ہیں۔ اقوام متحدہ کے عورتوں کے حقوق کے لئے کام کرنے والے ادارے کے تمام ممالک میں دفاتر موجود ہیں اور ان کا عورتوں کے حقوق کا ایجنڈا متعین ہے۔ ان کے پاس تمام ضروری مالی وسائل دستیاب ہیں۔ تمام معاشروں میں ایک دوسرے کی عزت و تکریم، اخلاقی اقدار اور بہتر اسلوب حکمرانی لازم قرار پائی ہیں اور ایسا عورتوں کے نیٹ ورکس کی مسلسل اور مربوط کوششوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ کوشش جدید ٹیکنالوجی استعمال کر کے کی گئی ہیں۔ یک جہتی اور اخوت نے تمام انسانی رشتوں کو مضبوط کر دیا ہے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے بیچ، زندگی کے ساتھیوں کے بیچ، خاندانوں،

کمپنیوں اور سیاسی طاقتوں کے بیچ۔ بے شک تمام عورتیں اور مرد یہ سمجھ چکے ہیں کہ یہ مشترکہ اقدار ہمارے سیارے کے مستقبل اور پائیدار ترقی کی سمتیں متعین کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی تک ہر فرد کی ہر مقام پر رسائی کے نیٹ ورکس، تمام عمر سیکھنے کا عمل اور معاشی ترقی کی بڑھوتری میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

## ۳۔ ۲۰۲۵ میں انسانی معاشرے کے لئے چھ عزائم اور اہداف

### ۱۔۳ خواتین کی ترقی اور مساوی حقوق: انسانی ترقی کے اشارے اور سمتیں

۲۰۲۵ میں: زنانہ اور مردانہ اقدار معاشرے کی بنت میں شامل ہو چکی ہیں۔ عورتیں اور بچیاں خود مختار ہیں اور تعلیم، تربیت اور دیگر وسائل تک رسائی سے مستفید ہو رہی ہیں۔ عدم استحکام پر قابو پایا جا چکا ہے اور تعلیم کی شرح اسی تناسب سے بڑھ گئی ہے۔ عورتیں معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر پہلے سے زیادہ اور حقیقی طور پر اپنا حصہ ڈال رہی ہیں کیونکہ برابری کی بنیاد پر قیادت کی ذمہ داریاں اٹھانے سے ان کی صلاحیتیں مہمیز ہو چکی ہیں۔

سائنس اور تحقیق میں عورتوں کے حصے کو جسے پچھلی کئی صدیوں سے تسلیم نہیں کیا گیا تھا، اب تسلیم کیا جا رہا ہے جس کا ثبوت حالیہ نوبل پرائز انعام ہے۔ دیہی عورتیں اب پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط، قانع اور خوش ہیں، جو ان کے مساوی حقوق کے حصول اور معاشی وسائل تک رسائی سے ممکن ہوا ہے۔ صنفی مساوات کا اصول مانا جا چکا ہے، کیونکہ مردوں اور عورتوں کو سب معاملات میں برابری کی سطح پر شریک سمجھا جاتا ہے۔ غربت کے خلاف جنگ بہت اہم عزم ہے۔ غربت کا خاتمہ معاشرے کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ پائیدار ترقی اور بقا کے لئے کام کر سکے۔ عورتوں کی تمام ضروریات یعنی تعلیم، زچگی، گھر اور خاندان کا انتظام، بچوں کی تعلیم اور حفاظت، مساوی حقوق، روزگار، مناسب اجرت، مساوی تنخواہیں، ریٹائرمنٹ کے بعد تحفظ اور طبی سہولیات کے لئے ٹیکنالوجی تک رسائی کے لئے ضروری مالی وسائل ریاستوں کی طرف سے دیے جا رہے ہیں، اور یہی اقوام متحدہ کی ترجیح بھی ہے۔ ان میں ان مالی وسائل کی از سر نو تقسیم بھی شامل ہے جو فوج اور جنگوں کے ذریعے پیدا کئے جاتے

ہیں، کیونکہ اب جنگ سے نجات مل چکی ہے۔ انسانی حقوق کے تمام قوانین اور اصولوں پر کامیابی سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ عورتوں کی اپنے تمام حقوق سے آگاہی یقینی بنائی جارہی ہے اور قوانین پر عمل نہ ہو رہا ہو تو عمل کرانے کے نظام بنائے جا چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کا ان قوانین پر عمل کی نگرانی کے لئے مستقل بنیادوں پر جائزہ لینے کا نظام موجود ہے۔

## ۲۔۳ امن کی فضا، ذہنوں کا ارتقا: مردوں اور عورتوں کے درمیان توازن

۲۰۲۵ میں لوگوں کی ذہنیت تبدیل ہو چکی ہے جس کے نتیجے میں عورتوں اور مردوں کے درمیان باہمی عزت کا رشتہ استوار ہے۔ مردوں کی صنفی مساوات کے بارے میں آگہی، ان کے صنفی برابری برقرار رکھنے کے عزم نے تمام معاشروں میں خوبصورت ہم آہنگی پیدا کر دی ہے۔ پدرسری اور روایتی نظام والے معاشروں میں مرد لیڈر کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ وہ روایات کی اصلاح کر کے عورتوں پر ہونے والے تشدد اور زیادتیوں کو ختم کر سکتے ہیں اور عورتوں کی اپنے معاشرے اور کمیونٹی کی بہبود کے لئے کی گئی کوششوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور یوں ترقی کے علمبردار کہلا سکتے ہیں۔ اب مرد اور لڑکے وہ پہلے افراد ہیں جو ایسے تمام روایتی رویوں کو مسترد کرتے ہیں جن کی وجہ سے خواتین پر ظلم اور ان کا استحصال کیا جاتا تھا۔ صنفی کلب اور شوہروں کی تربیت کے لئے بنائے گئے سکولوں سے مثبت نتیجہ برآمد ہوا ہے اور وہ کمیونٹی جو پہلے عورتوں پر تشدد نہ صرف برداشت کرتی تھی بلکہ اس میں شامل بھی ہوتی تھی اب ان کلبوں اور سکولوں پر فخر کرتی نظر آتی ہے۔ لڑکیوں اور لڑکوں میں گھر کے کاموں کی متوازن تقسیم ہو چکی ہے، یوں خاندان کے ہر فرد کو پڑھائی اور کام کے متعلق مساوی مواقع مہیا ہیں تاکہ وہ خوشحال ہو سکیں۔ لڑکیوں کو سائنسی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے آمادہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے کاموں اور نوکریوں میں عورتوں کی شمولیت کی وجہ سے معاشی استحکام پیدا ہوا ہے۔ عورتوں کی ملازمت میں ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ اور اعلا سطحی مینیجر قابلیت اور استحقاق کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں، صنفی بنیاد پر نہیں۔

### ۳۔۳ ذاتی ترقی میں انسانی ترقی ہے۔

۲۰۲۵ میں لڑکیوں کو قتل کئے جانے کے خلاف بین الاقوامی قوانین پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ ایسے ممالک جہاں بچے کی جنس معلوم ہونے پر حمل گرانے کی اجازت تھی، یا جہاں بچیوں پر تشدد اور ان کے قتل کو نظر انداز کر دیا جاتا تھا، انہیں مجبور کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے برتاو اور سلوک کا جائزہ لیں اور عدل و انصاف سے کام لیں۔ تمام معاشرے عورتوں پر تشدد کو نہ صرف یہ کہ برداشت نہیں کرتے بلکہ اسکی شدید مذمت کرتے ہیں۔ خاندان بچیوں پر فخر کرتے ہیں۔ عورتوں میں خود اعتمادی بحال ہونے سے وہ اپنے آپ کو تبدیلی کی علمبردار اور مستقبل کی معمار تصور کرتی ہیں۔ ماضی میں عورتوں پر سیاسی خلفشار، جنگوں اور تنازعات کے دوران جو جنسی تشدد کا سونامی نازل ہو جایا کرتا تھا، مکمل طور پر تھم چکا ہے۔ عالمی تعلیمی ایجنڈا اور میلینیم ترقیاتی مقاصد اپنا رنگ دکھا رہے ہیں اور ان کی وجہ سے سوسائٹی میں ہم آہنگی اور پائیدار ترقی کا دور دورہ ہے۔

### ۴۔۳ مستقبل کے تحفظ اور زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے عالمی سطح پر طبی سہولیات تک رسائی۔

۲۰۲۵ میں طب کے ماہرین اور خاص طور پر عورتوں کو تربیت دی جا رہی ہے، ان کی صلاحیتیں بڑھائی جا رہی ہیں اور انہیں مالی وسائل مہیا کئے جا رہے ہیں، تاکہ سب کو اور خاص طور پر عورتوں اور بچوں کو علاج معالجے کی سہولت میسر ہو۔ ایسا بر وقت ان کی اپنی زبان میں مشاورت سے کیا جا رہا ہے۔ دور دراز کے علاقوں میں ٹیلی میڈیسن اور طبی سہولیات کے مراکز کے ذریعے سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ جن ممالک میں اس کی ضرورت محسوس ہو وہاں لڑکیوں کو ۱۴ سال کی عمر سے ہی صحت کے بنیادی اصولوں سے روشناس کرایا جا رہا ہے اور انہیں دائیوں کی تربیت مہیا کی جا رہی ہے تاکہ زچگی کے دوران اموات کے واقعات کا خاتمہ کیا جا سکے۔ شہری تربیت کے ذریعے ایڈز جیسی بیماریوں پر قابو پانا آسان ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ جنسی اور تولیدی تعلیم اور مانع حمل طریقوں کی معلومات عام ہیں۔ حمل کے دوران تعلیم صحت کے لئے انتہائی ضروری ہے، نہ صرف آج ہم سب کے لئے بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی۔ عالمی یکجہتی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ عورتیں بنیادی سہولیات

اور حقوق مثال کے طور پر پانی، تعلیم، مانع حمل طریقے، کام اور معاشی انتظام سے محروم رہیں۔ منتخب شدہ سیاستدانوں نے اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کر لیا ہے اور ان کو نبھا رہے ہیں۔

## ۵۔۳ عالمی برادری میں عورتوں کا معاشرتی، علم و دانش، سیاسی اور معاشی ترقی میں حصہ

۲۰۲۰ میں پدر سری نظام اور حقیقت سے انکار کی وجہ سے جو رکاوٹیں پیدا ہوئی تھیں، اب دور ہو گئی ہیں۔ یوں ترقی کے عمل میں عورتوں کے کردار کو اہم تسلیم کر لیا گیا ہے اور معاشیات کے پیمانوں کو بدلتے ہوئے، عورتوں اور مردوں کے معاشی کردار کے پیش نظر غیر رسمی اور بغیر اجرت کے کئے گئے کام کو مجموعی گھریلو پیداوار میں شامل کر لیا گیا ہے۔ معاشرے کے تمام حصے دار سمجھ چکے ہیں کہ معاشرے کی نئی بنیادوں پر تعمیر اور تبدیلی، ہم آہنگی اور توازن کے لئے اشد ضروری تھی تا کہ نیا مستقبل تخلیق کیا جاسکے۔ مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے حامل ہونے کے باوجود سول سوسائٹی نے اپنی خود مختاری اور اپنے باہمی تعاون کی بنا پر اپنے نیٹ ورکس مضبوط اور مزید مربوط کر لئے ہیں، علم اور معلومات، علاوہ ازیں مسلسل سیکھتے رہنے کے طریقے، ایک دوسرے کو اور خاص طور پر نوجوانوں اور بڑی عمر کے لوگوں تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ ہر فرد کو معاشرے میں اس کی جگہ مل رہی ہے اور ہر فرد روشن مستقبل اور پائیدار ترقی کے بارے میں غور کر رہا ہے۔ سیاسی اور معاشی رہنما اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اس امر کو یقینی بنا رہے ہیں کہ مالیاتی نظام آبادیوں اور مختلف لوگوں خاص طور پر ترقی پذیر ملکوں کی عورتوں اور بچوں کے استحصال پر مبنی نہ ہو۔ جنگوں کے خطرات اور غیر انسانی نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے ماؤں کو تربیت دی جا رہی ہے کہ وہ بچوں کو ان خطرات سے آگاہ کر سکیں تا کہ بچے کم عمری میں ہی فوجی نہ بن جائیں۔ مہاجر عورتوں کی ان کے اپنے ملک اور میزبان ملک میں شمولیت اور جو حصہ انہوں نے کاموں میں ڈالا ہے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان کی مہارت اور تعلیم میں اضافہ کیا جا رہا ہے تا کہ وہ نہ صرف میزبان ملک میں بلکہ اپنے ملک بھی اپنے خاندان کی جو مدد کرتی ہیں اس میں سہولت پیدا ہو۔

## ۶۔۳ آنے والی نسلوں کے لئے امن، تعلیم اور یکجہتی پر مبنی ایک نیا ماڈل

۲۰۲۵ میں ہر ملک میں زندگی گزارنے کے نئے، ہم آہنگی سے بھرپور ماڈل کا تصوراتی خاکہ تیار کر لیا گیا ہے۔ ان پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ جگہ اور وقت کے مطابق اسے ڈھالا جا سکے۔ امن کے لئے باہمی عالمی کوششوں کی وجہ سے جنگ کی پالیسیاں سست پڑ گئی ہیں۔ تعلیم و تربیت کے نظام کی ترتیب نو کی جا رہی ہے تاکہ معاشی ترقی اور ملازمت کے مواقع میں اضافہ ہو سکے۔ اس وجہ سے بہت سے ملکوں میں، جہاں معاشی تباہی کا خطرہ تھا، توازن پیدا ہو گیا ہے۔ سالہا سال کے تجربے کی وجہ سے بڑی عمر کے لوگوں کی تعظیم و تکریم کی جا رہی ہے کیونکہ ان میں نئی نسلوں تک علم منتقل کرنے کی بے مثال صلاحیت موجود ہے۔ ہمہ گیر یکجہتی نے صنفوں کے بیچ، اور مختلف آبادیوں کے بیچ یکجہتی کو فروغ دیا ہے۔ انسان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔

ہمیں خواب دیکھنے کا حق ہے۔ اپنے حقوق کے لئے لڑنا ہمارا فرض ہے۔ ملینیا ۲۰۱۵ تنقیدی، تحقیقی اور دور اندیشی کا عمل ہے جو تصوراتی اور تعمیراتی نقطہ نظر سے فیلڈ میں کام کرتے ہوئے، منطقی عمل پر مشتمل ہے۔ یہ عمل (وژن) عورتوں، مردوں اور نوجوان نسل کو متحرک کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اس عمل کو اپنی ملکیت سمجھیں، تخلیقی رابطے بنائیں اور نیٹ ورکس کی کی قوت کا فائدہ اٹھائیں۔

## ۴۔ ۲۰۲۵ تک کے لئے ملینیا ۲۰۱۵ کے اہم عزائم اور اہداف

ملینیا 2015 ، بین الاقوامی، ریجنل اور لوکل سطح کے ساتھیوں اور تنظیموں کے ساتھ مل کر ملینیم کے ترقی کی اہداف میں اور بالخصوص درج ذیل دو بڑے منصوبوں میں حصہ ڈالے گا۔

ا۔ انسانی اور صنفی ترقی کو یقینی بنانا، دنیا میں تمام طرح کے تشدد خاص طور پر عورتوں اور بچیوں کے خلاف تشدد ختم کر کے، اور سب کی صحت اور بہتری اور خاص طور پر عورتوں، بچیوں اور بچوں کی؛

۲۔ عورتوں اور مردوں کی انتظامی عہدوں خاص طور پر پارلیمنٹ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز میں برابر اور متوازن شمولیت کو یقینی بنانا، علاوہ ازیں تمام حکومتی فیصلہ سازی اور انتظامی عہدوں میں عورتوں کی شراکت اور شمولیت پر عمل کروانا۔

**اقوام متحدہ کے اگلے سیکرٹری جنرل کے طور پر ایک عورت کا منتخب کیا جانا ملینیا ۲۰۱۵ کے لئے زبردست علامت ہوگا۔ یہ اقوام عالم کو پیغام ہوگا کہ ذہنی رجحانات اور رویے بدل چکے ہیں اس لئے عالمی امن اور ہم آہنگی کے لئے نئے تخلیقی طریقے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔**